Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

Mohir

अतातुर्क

اتاترک

ताज कं० लाहौर

उ०
86

تاج کمپنی لمیٹڈ ریلوے روڈ، لاہور

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

अतातुर्क

آتاترک

ताज कं० लाहौर

उ०
86

تاج کمپنی لمیٹڈ ریلوے روڈ، لاہور

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ایک ضروری التماس

ازراہِ کرم اپنا اسمِ گرامی اور مکمل پتہ لکھ کر ہمیں بھیج دیجئے۔ تاکہ ہم آپ کو اپنے ہاں کی مطبوعات کی مکمل فہرست وقتاً فوقتاً مفت روانہ کرتے رہا کریں۔

اگر صاحبِ علم عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں کے کچھ پتے بھی لکھ دیں تو خاص احسان ہوگا۔

تاج کمپنی لمیٹڈ
پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ETA Turk

آتاترک

از FROM

حسرت Regret

Published by Taj Company Ltd Lahore Karachi

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور و کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اتا ترک

(۱)

عثمانی ترک کوئی تین سو سال تک تو برابر بڑھتے چلے گئے۔ پھر اُن کی قوت آہستہ آہستہ گھٹنے لگی۔ اور اُن کے بادشاہ سپاہیوں اور فوجی سرداروں کے ہاتھوں میں کٹ پتلی بن کر رہ گئے۔ یہ حالت دیکھ کر عیسائی سلطنتوں نے ہاتھ پاؤں نکالے۔ اور ان کے بہت سے علاقے دبا لئے مگر یہ سب کچھ ایک دو سال میں نہیں ہوا۔ بلکہ کوئی تین سو سال تک

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اُن کی یہی حالت رہی ؎

اصل میں عیسائی سلطنتیں ہمیشہ سے یہ چاہتی تھیں - کہ اُن مسلمانوں کو جنہوں نے ہمارے ملکوں پر قبضہ کر رکھا ہے - کسی طرح یورپ سے نکالنا چاہتے - مگر اُنہیں اچھی طرح معلوم تھا - کہ تُرک قوم بلا کی جیوٹ ہے - اسے ایک دو دن میں یورپ سے نہیں نکالا جا سکتا - اس لئے وہ آہستہ آہستہ اُن کا مُلک چھیننے کی کوشش کرتے رہے، آج ایک علاقہ دبا لیا - کل دُوسرے پر قبضہ کر لیا - جب تک ترکوں کو کسی عیسائی سلطنت کے مقابلے میں شکستیں ہوتی رہتی تھیں - دوسری عیسائی سلطنتیں تماشا دیکھتی رہتی تھیں. جب ترک سر سے کفن باندھ اور جان

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہتھیلی پر رکھ کر گھروں سے نکلتے۔ اور مرنے مارنے پر تُل جاتے تھے تو یہ سلطنتیں ان کے تیور لیے ڈھب دیکھ کر بیچ بچاؤ کر دیتی تھیں ؂

آج سے اُنیس بیس سال پہلے تُرکوں پر بہت کڑا وقت آیا تھا۔ اور اُن کے پاس جو تھوڑی سی حکومت رہ گئی تھی۔ وہ بھی اُن کے قبضے سے نکل گئی تھی۔ اس حالت میں ایک ترک جرنیل مصطفےٰ کمال پاشاہ نے بڑی بہادری سے کام لیا۔ اور لڑ بھڑ کر ترکی کو مٹنے سے بچا لیا۔ آج ہم تمھیں اُس بہادر شخص کی کہانی سُناتے ہیں ؂

تُرکی میں سالونیکا ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ یہاں ایک غریب ترک رہتا تھا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

جس کا نام علی رضا تھا۔ وہ کسی سرکاری دفتر میں محرّر تھا۔ مگر اُسے اتنی تھوڑی تنخواہ ملتی تھی۔ کہ اُس کا اور اُس کے کُنبے کا گزارہ بڑی مشکل سے ہوتا تھا۔ اُس کے دو بچے تھے ایک لڑکا اور ایک لڑکی لڑکے کا نام مصطفےٰ تھا اور لڑکی کا مقبولہ ٭

مصطفےٰ نے جب ذرا ہوش سنبھالا تو علی رضا نے اُسے ایک مسجد میں پڑھنے بھیج دیا۔ وہاں اُس نے قرآن شریف پڑھا۔ تھوڑا سا لکھنا بھی سیکھ لیا۔ کچھ عرصے کے بعد اُسے ایک اور مدرسے میں بھیج دیا گیا۔ مصطفےٰ کمال کی ماں زبیدہ چاہتی تھی۔ کہ میرا لڑکا لکھ پڑھ کر مولوی بنے۔ باپ کا خیال

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تھا کہ اُسے تجارت سکھائی جائے ۔ لیکن
قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا ۔
مصطفےٰ کمال ابھی چھوٹا سا ہی تھا ۔
کہ اُس کے باپ کا انتقال ہو گیا ۔
زبیدہ بچوں کو لے کر اپنے بھائی کے
پاس اُٹھ گئی ۔ کمال کبھی بھیڑیں چراتا
پھرتا تھا ۔ کبھی گائے بھینسوں کی دیکھ
بھال کرتا تھا ۔ محنت اور مشقت
کی یہ زندگی اُسے بہت پسند
تھی ۔ کھلی ہوا میں رہنے اور بھیڑوں
کے پیچھے میدانوں اور پہاڑوں میں
دوڑتے پھرنے کی وجہ سے اُس کا
جسم لوہے کے سانچے میں ڈھل گیا
تھا ۔ اور وہ اپنی عمر کے لڑکوں
سے زیادہ طاقتور تھا ۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دو سال یونہی بیت گئے ۔ جب کمال کی عمر گیارہ سال کی ہوئی ۔ تو اُس کی خالہ نے جو خاصی دولت مند تھی ۔ اُس کی پڑھائی کا سارا خرچ اپنے ذمے لیا ۔ اور اُسے پھر سکول میں بھیج دیا ۔ کمال کو سکول کی زندگی بالکل پسند نہیں تھی ۔ وہ اپنے ساتھیوں سے الگ تھلگ رہتا ۔ اور اُن سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا تھا ۔ کبھی کبھی وہ اُن سے لڑ بھی پڑتا تھا ۔ کچھ عرصے کے بعد اُس کا جی سکول سے اُکتا گیا ۔ اور ایک دن اُس نے گھر آ کر اپنی ماں اور خالہ سے صاف صاف کہہ دیا ۔ کہ اب میں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سکول نہیں جاؤں گا ۔

ماں کو تو یہ سن کر بیٹے پر بہت غصہ آیا اور اُسے بُرا بھلا کہنے لگی ۔ اُس وقت کمال کا ماموں بھی پاس ہی بیٹھا تھا ۔ وہ بہن کی باتیں سن سن کر کہنے لگا ۔ لڑکا سکول نہیں جانا چاہتا ۔ تو تم اُسے مجبور کر کے کیوں بھیجتی ہو ؟ میں شروع سے دیکھ رہا ہوں ۔ کہ پڑھنے لکھنے میں اس کا جی نہیں لگتا ۔ اسے سالونیکا کے فوجی سکول میں کیوں نہ بھیج دو ۔ وہاں تمہارا ایک پیسہ بھی خرچ نہ ہو گا اور خدا نے چاہا تو کمال ایک دن سینے پر تمغہ لٹکائے گھر آئے گا ۔

ماموں کی یہ بات کمال کے جی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کو لگی۔ زبیدہ نے پہلے کچھ ہچر مچر کی۔ مگر جب بھائی نے بار بار کہا تو اُس نے بھی حامی بھر لی۔ اور کمال کو فوجی سکول میں داخل کرا دیا ؂

یہاں کمال نے دنوں میں ایسی ترقی کی۔ کہ اُستادوں کی نظریں اُس پر پڑنے لگیں۔ لیکن یہاں بھی لڑکوں سے اُس کے جھگڑے ہوتے رہتے تھے۔ ابھی اسے یہاں آئے ہوئے سال بھر کا عرصہ ہی ہوُا تھا کہ اُستاد نے اُسے جماعت کا مانیٹر بنا دیا ؂

سترہ سال کی عمر میں اُس نے اِس سکول کا آخری امتحان پاس کر لیا۔ اور وہاں سے اُسے مناستر کے فوجی سکول میں بھیج دیا گیا ؂

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سالونیکا میں اُس نے تھوڑی سی فرانسیسی زبان سیکھ لی تھی۔ مناسٹر میں ایک لڑکا جس کا نام فتحی تھا۔ اُس کا بڑا دوست بن گیا۔ فتحی فرانسیسی اچھی طرح جانتا تھا۔ اُس کے پاس اِس زبان کی بہت سی کتابیں پڑھتے رہتے تھے۔

اُسے تقریر کرنے کا بہت بڑا شوق تھا۔ کبھی کبھی جب بہت سے لڑکے ایک جگہ جمع ہو لیتے تھے۔ وہ کھڑا ہو کر تقریر کرنا شروع کر دیتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ بھائیو! ترکی ترکوں کے لئے ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ کسی طرح ہمارا ملک یورپ کی عیسائی سلطنتوں کے پھندے سے آزاد ہو جائے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اور ہم اپنے مُلک کا انتظام خود کریں ۔

مناستر میں تین سال رہنے کے بعد اُسے قسطنطنیہ کے فوجی کالج میں اعلیٰ تعلیم کے لیئے بھیج دیا گیا ۔ یہاں جو لوگ تعلیم حاصل کر رہے تھے ۔ اُن میں سے اکثر کا یہی خیال تھا ۔ کہ ہم نوجوانوں کو مل کر ترکی کی حالت سنوارنی چاہیئے ۔ یہاں ان لوگوں نے مل کر ایک کمیٹی بنائی ۔ جس کا نام انہوں نے "وطن" رکھا ۔ اس کمیٹی کا حال بہت تھوڑے لوگوں کو معلوم تھا ۔ اس کے جلسے چھُپ کے کیئے جاتے تھے ۔ مصطفےٰ کمال بھی اُس کمیٹی کا ممبر تھا ۔ پولیس کے افسروں کو یہ خبر مل چکی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تھی - کہ فوجی کالج کے نوجوانوں نے مل کر ایک کمیٹی بنائی ہے - وہ اس کمیٹی کے ممبروں کو پھانسنے کی تدبیریں سوچنے لگے - ایک دن جب کمیٹی کا جلسہ ہو رہا تھا - پولیس نے چھاپہ مارا - اور اُس کے تمام ممبروں کو گرفتار کر لیا ۔

مصطفےٰ کمال پکڑے جانے کے بعد کئی مہینے جیل میں رہا - آخر ایک دن وزیرِ جنگ نے اُسے بُلا بھیجا اور کہا - کہ تمہیں سلطان نے معاف کر دیا ہے - اور حکم دیا ہے - کہ تمہیں اسی وقت فوج کے ساتھ دمشق بھیج دیا جائے گا ۔

(۲)

مصطفےٰ کمال کچھ عرصے تک شام میں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

رہا ۔ لیکن پھر کسی طرح وہاں سے بھاگ کر ترکی واپس آگیا ۔ اور یہاں چپکے چپکے لوگوں میں اپنے خیالات پھیلانے لگا ۔ اس زمانے میں کئی اتار چڑھاؤ ہوئے ۔ آخر فوجی افسروں کی ایک جماعت نے جس کا سردار انور تھا سلطان عبدالحمید خاں کو تخت سے اُتار دیا ۔ اور حکومت کے انتظام میں بہت سی تبدیلیاں کر دی گئیں ۔

اس زمانے میں ترکی کو بڑی بڑی مشکلیں پیش آئیں ۔ پہلے بلقان کی ریاستوں بغاوت کر دی ۔ پھر اٹلی نے طرابلس پر قبضہ کر لیا ۔ طرابلس اور بلقان کی لڑائیوں میں کمال نے بہت نام پیدا کیا ۔ لیکن خود اُس کے ساتھیوں میں سے بہت سے لوگ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اُس کے دُشمن تھے ۔ جو اُسے بڑھنے کا موقع نہیں دینا چاہتے تھے ؎

سنہ ۱۹۱۴ء میں یورپ کے اندر ایک ایسی جنگ چھڑ گئی ۔ جس میں قریب قریب تمام سلطنتیں کسی نہ کسی طرف سے لڑ رہی تھیں انگلستان ، روس اور فرانس ایک طرف تھے اور جرمنی آسٹریا اور ترکی دوسری طرف ۔ مصطفےٰ کمال کی رائے یہ تھی ۔ کہ ترکی کو جنگ سے بالکل الگ رہنا چاہیئے ۔ لیکن اُس کا بس نہیں چلتا تھا جن لوگوں کے ہاتھ میں سلطنت کی باگ ڈور تھی ۔ اُن کا خیال تھا ۔ کہ جنگ میں حصّہ لینا ترکی کے لئے فائدہ مند ہے اور اصل بات تو یہ ہے ۔ کہ یورپ کے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

حالات ہی اِن دنوں کچھ ایسے ہو رہے تھے۔ کہ ترکی کے لئے جنگ میں حِصّہ لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا ؂

مصطفٰے کمال اُس وقت میں ترقی کرتا کرتا جرنیل کے عہدے تک پہنچ چکا تھا؂ جب جنگ چھڑی تو انگریزوں اور فرانسیسیوں نے ایک طرف عراق، فلسطین اور شام پر جو اُن دِنوں ترکی کے قبضے میں تھے۔ فوجیں بڑھا دیں۔ اور دُوسری طرف درِ دانیال پر حملہ کر دیا؂

درِ دانیال کو فتح کرنا آسان کام نہیں تھا۔ اُس کے دونوں طرف پہاڑ ہے۔ بیچ میں ایک آبنائے تک پہنچا دیئے تھے۔ اور ان کا ارادہ تھا۔ کہ تُرک فوجوں کو جو راستے روکے کھڑی تھیں۔ ہٹا کے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

قسطنطنیہ پر حملہ کر دیں - ترکوں نے درِ دانیال کی حفاظت پر جرمنی کے ایک جرنیل فان سانڈرس کو مقرر کیا - اور مصطفےٰ کمال کو اس کی ماتحتی میں بھیج دیا - فان سانڈرس بڑا عقلمند اور تجربہ کار جرنیل تھا - مصطفےٰ کمال سے مل کر اُسے یقین ہو گیا کہ یہ شخص دوسرے ترک افسروں کی طرح نہیں - بلکہ خدا نے اُسے لوگوں پر حکومت کرنے اور فوجوں کو لڑانے کے لئے پیدا کیا ہے وہ مصطفےٰ کمال کی ہمیشہ بہت عزت کرتا تھا - اور اکثر باتوں میں اس کے مشورے پر چلتا تھا ؂

یہاں انگریزوں سے کئی لڑائیاں ہوئیں مصطفےٰ کمال ان جنگوں میں ایسا لڑا کہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

انگریزی فوجوں کے دانت کھٹے ہو گئے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اُس کی قابلیت اور بہادری نے ندیِ دانیال کو دشمن سے بچا لیا ؂

وہ اگرچہ افسر تھا۔ لیکن جنگ میں ہمیشہ سب سے آگے رہتا تھا۔ اور سپاہیوں کے ساتھ ہر طرح کی سختیاں جھیلتا تھا۔ ایک دن وہ کسی خندق کے پاس بیٹھا تھا کہ دشمن کی توپ کے گولے اس کے پاس آ کر پڑنے لگے۔ مگر اُس کے ماتھے پر بَل تک نہ پڑا۔ جس طرح بیٹھا تھا اُسی طرح بیٹھا رہا۔ اُس کے ماتحت افسروں نے بار بار کہا کہ یہاں بیٹھنا خطرناک ہے۔ اس لئے آپ کو ہٹ جانا چاہیئے یہ سُن کر وہ بولا۔ اگر میں یہاں سے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہٹ جاؤں تو سپاہی اپنے دل میں کیا کہیں گے؟ خدا کی قدرت کہ اُس کے داہنے برابر گولے گرتے رہے۔ مگر اُس کا بال تک بیکا نہ ہوا۔

اگرچہ درِ دانیال میں انگریزوں کو شکست ہوئی۔ اور انہیں بہت سا نقصان اُٹھا کر یہاں سے اپنی فوجیں ہٹا لینی پڑیں، لیکن دوسری لڑائیوں میں جگہ جگہ اُنہوں نے فتح پائی۔ بڑا غضب یہ ہوا کہ اُنہوں نے عربوں کو طرح طرح کے لالچ دے کر ترکوں سے توڑ لیا۔ آخر ترکی، جرمنی اور آسٹریا نے شکست کھا کر ہتھیار ڈال دیئے اور انگریزوں اور اُن کے ساتھیوں کو فتح ہوئی۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

(۲۲)

مصطفےٰ کمال جنگ کے بعد قسطنطنیہ پہنچا۔ تو شہر کی حالت بدلی ہوئی تھی۔ آبنائے باسفورس میں انگریزوں کے جہاز کھڑے تھے۔ درِ دانیال میں جتنے قلعے ہیں۔سب پر انگریزوں کا قبضہ ہو چکا تھا۔ انگریز اور فرانسیسی سپاہی ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ جنگ سے پہلے ترکی کی سلطنت عرب فلسطین شام۔ عراق اور مصر پر پھیلی ہوئی تھی۔ مگر اب یہ سب ملک اُس کے قبضے سے نکل چکے تھے اور جو چھوٹا سا ملک باقی رہ گیا تھا۔ وہاں بھی انگریزی فوجوں کا قبضہ تھا۔

اتنے میں خبر پہنچی۔ کہ اناطولیہ کی پہاڑوں میں کچھ تُرک بگڑ بیٹھے ہیں۔ اور اپنے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ملک کو غیروں کے قبضے سے آزاد کرانا چاہتے ہیں - اس وقت وحیدالدین ترکی کا سلطان تھا - لیکن وہ بڑا کمزور اور نالائق شخص تھا - اس کی کوئی اپنی رائے تھی ہی نہیں - جس طرح انگریز کہتے تھے - اسی طرح کرتا تھا - انگریزوں نے وحیدالدین سے کہا کہ اناطولیہ کی اس شورش کو دور کرنے کے لئے آپ کو اپنی طرف سے کوئی شخص بھیجنا چاہیئے - وحیدالدین کو کیا عذر ہو سکتا ہے - اس نے مصطفےٰ کمال پاشا کو اپنی طرف سے اناطولیہ کا گورنر مقرر کر کے بھیج دیا -

کمال کو قسطنطنیہ سے روانہ ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا - اتنے میں وزیراعظم کو خبر ملی - کہ مصطفےٰ کمال مدت سے بغاوت

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کے منصوبے باندھ رہا ہے۔ اناطولیہ جا کر وہ بڑے بڑے فتنے اٹھائے گا۔

وزیر اعظم دوڑا دوڑا انگریز افسروں کے پاس پہنچا۔ وہاں پہنچ کے معلوم ہوا کہ مصطفےٰ کمال تو کبھی کا اناطولیہ جا چکا ہے۔

اناطولیہ پہنچتے ہی کمال نے اُن بہادر تُرکوں کو جو پہاڑوں میں اڑے بیٹھے تھے۔ اکٹھا کیا۔ اور ایسی ایسی باتیں کیں کہ اُن کی ہمتیں بڑھ گئیں۔ پھر جگہ جگہ حکم بھیج دیا کہ جن فوجوں کے پاس ابھی تک ہتھیار موجود ہیں۔ وہ اُنہیں انگریزوں کے حوالے نہ کریں۔ اُن میں سب سے بڑی فوج وہ تھی۔ جو کاظم قرہ بکر پاشا کے ماتحت تھی۔ وہ پہلے تو یہ بات ماننے پر آمادہ نہ ہوا۔ آخر سوچ بچار کے بعد اُس نے کمال کی بات

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مان لی ٭

کاظم پاشا کے آ ملنے سے کمال کو کامیابی کی بہت اُمید ہو گئی۔ اُس نے ہر طرف اپنے آدمی یہ پیغام دے کر پھیلا دیئے۔ کہ سلطان بالکل انگریزوں کے قبضے میں ہے۔ وہ اس سے جو چاہتے ہیں کرا لیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں اس حالت میں سلطان کا حُکم نہیں ماننا چاہیئے۔ کیونکہ سلطان کا حُکم اصل میں انگریزوں کا حُکم ہے ٭

مصطفےٰ کمال کی کامیابی کی خبر سُن کر بہت سے تُرک افسر جو موقع کے منتظر تھے۔ اناطولیہ پہنچ گئے۔ رؤف بے جو بڑا لائق افسر تھا۔ پہلے ہی اناطولیہ میں موجود تھا۔ تھوڑے دنوں میں عصمت پاشا اور فوزی پاشا بھی آ پہنچے۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اُن کے بعد خالدہ ادیب خانم پہنچی - خالدہ ترکی کی بہت قابل خاتون ہے - اور اُس کی کتابوں نے قوم میں زندگی کی لہر دوڑا دی ہے -

اِن لوگوں نے اپنی تقریروں سے ہر طرف آگ سی لگا دی - ترک سپاہی گاؤں گاؤں اور شہر شہر سے سمٹ کر اناطولیہ پہنچے اور مصطفےٰ کمال کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے ٭

ابھی مصطفےٰ کمال پاشا کو اطمینان سے ایک جگہ بیٹھنے اور ملک کی حالت پر غور کرنے کا موقع نہیں مِلا تھا - کہ یونان نے جو ترکی کا پُرانا دُشمن ہے - حملہ کر دیا - مصطفےٰ کمال کے پاس نہ رسد کا سامان - سپاہیوں کے پاس نہ پُورے ہتھیار تھے - نہ وردیاں - لیکن

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اِسی ٹوٹی پھوٹی فوج کو لے کر مصطفےٰ کمال
نے یُونان کا مُنہ پھیر دیا۔

یُونانیوں سے تُرکوں کی جو لڑائیاں ہوئیں۔
اُن میں آخری لڑائی سقاریہ کی لڑائی ہے۔
سقاریہ ایک دریا ہے۔ جو سمرنا کے پہاڑی
علاقے میں شور مچاتا اور سانپ کی طرح بل
کھاتا بہتا چلا جاتا ہے۔ یہاں یُونانیوں نے
بہت بڑی فوج جمع کر رکھی تھی۔ اُن کے
ساتھ بھاری توپ خانہ بھی ہے۔ بچودہ
دِن لڑائی ہوتی رہی مگر کوئی فیصلہ نہ
ہو سکا۔ رات کے دو بجے کا وقت تھا
مصطفےٰ کمال اپنے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔
اتنے میں خبر آئی کہ تُرکوں کو لڑائی میں
فتح ہوئی۔ یُونانی ہمت ہار چکے ہیں۔ اور
اب بھاگنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ بائیسویں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

دن لڑائی کا فیصلہ ہو گیا - یونانی سمارنا کے دریا سے پار اُتر کر برابر ہٹتے چلے گئے - مگر جس گاؤں یا قصبے سے گزرے اُسے آگ لگا دی - مصطفےٰ کمال نے فوج لے کر اُن کا پیچھا کیا - اور اپنے علاقے سے بالکل نکال دیا ۔

یہ خبر آن کی آن میں ہر طرف پھیل گئی دُنیا میں جہاں کہیں مسلمان آباد ہیں - وہاں خوشیاں منائی گئیں - مصطفےٰ کمال نے تھوڑے دنوں میں قسطنطنیہ کو بھی انگریزوں اور فرانسیسیوں سے خالی کرا لیا - وحیدالدین اُس کے آنے سے پہلے ہی بھاگ نکلا تھا ۔

(۴)

وحیدالدین کے بعد کچھ دیر کے لئے ایک

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اور ترک شہزادہ عبدالحمید کو خلیفہ مقرر کیا گیا۔ مگر وہ صرف نام کا خلیفہ تھا۔ سلطنت کے کاموں میں اُس کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ کچھ عرصے کے بعد مصطفےٰ کمال نے عبدالحمید کو الگ کر دیا۔ اور خلافت کو مٹا کر ترکی میں ایک جمہوری حکومت قائم کی۔ جس کا صدر وہ خود تھا۔

انگریز سمجھے بیٹھے تھے کہ ہم نے ترکوں کی حکومت کا نشان دُنیا سے بالکل مٹا دیا لیکن جسے اللہ رکھے۔ اُسے کون چکھے۔ جب مصطفےٰ کمال نے قسطنطنیہ پر قبضہ کر لیا۔ تو انگریزوں اور فرانسیسیوں کی بھی آنکھیں کھلیں اور وہ ترکوں سے صلح کرنے پر آمادہ ہو گئے۔

کمال نے اِن جھگڑوں سے فرصت پا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کے ملک کے انتظام کی طرف توجہ کی۔ پہلے نالائق افسروں کو نکال کے اُن کی جگہ قابل آدمی مقرّر کیئے۔ پھر جگہ جگہ سکول کھولے۔ ٹوٹی پھوٹی سڑکوں اور پُلوں کی مرمّت کرائی۔ تجارت اور صنعت و حرفت کو ترقّی دی۔ جگہ جگہ کارخانے کھولے۔ جن میں لوگوں کی ضرورت کی چیزیں بننے لگیں ؎

جس زمانے میں یُونان، بلغاریہ، اور رومانیہ وغیرہ میں ترکوں کی حکومت تھی۔ بہت سے تُرک خاندان اُن مُلکوں میں جا کر بس گئے تھے۔ مصطفٰے کمال نے اِن ترکوں کو اپنے مُلک میں بُلا لیا۔ پہلے یُونان سے لاکھوں ترک آ کر ترکی کے مختلف حصّوں میں آباد ہو گئے۔ اور تُرکی میں یُونانی رہتے تھے۔ وہ یُونان

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

چلے گئے - پھر رومانیہ وغیرہ کے ترک خاندان آ آ کر ترکی میں بسنے لگے - اُن لوگوں کو ترکی لانا اور بسانا بڑا کٹھن کام تھا - کیونکہ اُن میں سے اکثر خاندان ایسے تھے - جن کے پاس پھوٹی کوڑی تک نہ تھی - مگر مصطفےٰ کمال نے ایسا انتظام کیا - کہ اِن لوگوں کو کوئی تکلیف نہ ہونے پائی - اور وہ بڑے آرام سے زندگی بسر کرنے لگے ؛

ترک اگرچہ صدیوں سے یورپ میں رہتے چلے آتے تھے - مگر وہ زبان لباس اور رہنے سہنے کے طور طریقوں میں یورپ کے باشندوں سے الگ تھلگ معلوم ہوتے تھے - اِس لئے یورپ والے اُنہیں غیر سمجھ کر ہمیشہ یورپ سے نکالنے کی تدبیریں سوچتے رہتے تھے - مصطفےٰ کمال نے اس بات پر غور کیا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تو اُسے یورپ کا لباس اختیار کرنے کے سوا کوئی چارہ نظر نہ آیا - چنانچہ اُنہوں نے حکم دیا - کہ آئندہ تمام ترک یورپی لباس پہنا کریں کچھ عرصے کے بعد ترکی زبان جو عربی حرفوں میں لکھی جاتی تھی - یورپ کے حروف میں لکھی جانے لگی - اسے پہلے مسلمانوں نے اُن کی سخت مخالفت کی - مگر آہستہ آہستہ اُن کی سمجھ میں یہ بات آگئی کہ مصطفےٰ کمال نے جو کچھ کیا ہے، بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے ۔

مصطفےٰ کمال نے پورے پندرہ سال رات دن محنت کر کے ترکی کی حالت بالکل بدل دی ملک میں سڑکوں کا جال سا بچھ گیا - جگہ جگہ سکول اور کالج قائم ہو گئے - جن میں لڑکے لڑکیاں دونوں پڑھنے لگے - ترکی کا پہلا صدر مقام قسطنطنیہ تھا - مگر مصطفےٰ کمال

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نے انگورہ کے چھوٹے سے قصبے کو اپنا صدر مقام بنایا اور پندرہ سال میں اُسے ایسی ترقی دی کہ آج وہ یورپ کے بڑے بڑے شہروں کا مقابلہ کرتا ہے ملک بھر میں ہر قسم کے کارخانے کھولے - جن کی وجہ سے ترکی دُوسرے ملکوں کا محتاج نہ رہا - اور ترکوں کی ضرورت کی تمام چیزیں مُلک ہی میں بننے لگیں ؞

اِن کاموں سے فراغت پائی تو اسکندرونہ اور انطاکیہ کے ضلعوں پر جو مُدّت سے فرانس کے ماتحت تھے - قبضہ کر لیا - ابھی اُس کے دِل میں خدا جانے کیا کیا ارادے تھے - مگر افسوس کہ موت نے مُہلت نہ دی ؞

سخت محنت کرنے کی وجہ سے مصطفےٰ کمال کی صحت عرصے سے خراب تھی - آخر جگر میں کچھ ایسی خرابی پیدا ہوئی کہ وہ بیماری کے بستر

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

پر جا پڑا - اور دو تین مہینے بیمار رہ کر نومبر ۱۹۳۸ء میں انتقال کیا ؎

مصطفٰے کمال نے اگرچہ کوئی اولاد نہیں چھوڑی لیکن ترک اُسے اتاترک یعنی ترکوں کا بادشاہ کہتے - اور سچے دِل سے اُس کی عزّت کرتے ہیں ؎

پاکستان میں

دینی اور ادبی کتابوں کی سب سے بڑی دوکان

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور و کراچی

کو یاد رکھیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

قرآن پاک

کا پڑھنا کارِ ثواب

اس کا سمجھنا موجب خیر و برکت

اور

اس پر عمل کرنا ذریعۂ نجات

ہے

تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور - کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تاج
کمپنی لمیٹڈ
لاہور کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تاج کمپنی لمیٹڈ
لاہور کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE